

رسائل وسائل

عورت کا نجح (قاضی) ہونا

سوال: کیا عورت نجح (قاضی) بن سکتی ہے جس کے لیے آج کل judiciary کا امتحان دیا جاتا ہے؟ میں نے قاضی کی شرائط میں پڑھا تھا کہ مرد ہونا بھی لازمی ہے۔ اگر یہ نجح صرف فیملی کیسر سے متعلق ہو تو اس کی اسلام میں کیا حیثیت ہوگی؟

جواب: اسلام کے حوالے سے عصری مباحث میں زیر بحث میلے پر خاصی توجہ دی جا رہی ہے اور خصوصاً غیر مسلم اپنے تقید میں اس طرف ضرور اشارہ کرتے ہیں۔ مسلمان داش و بعض اوقات اپنے خیال میں اسلام کا دفاع کرنے کے لیے اور نام نہاد انسانی حقوق کے علم برداروں کے مسلسل حلولوں کو پہاڑ کرنے کے لیے محض عقلی بنیاد پر ایک موقف اختیار کر لیتے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ نہ صرف عقل بلکہ قرآن و سنت کا مدعا و مزاج اور ہدایات کے پیش نظر ایک رائے قائم کی جائے، چاہے وہ حقوقی انسانی کے نام نہاد علم برداروں کو پسند آئے یا سخت ناپسند ہو۔

اگر معروف فقیہی مذاہب پر نظر ڈالی جائے تو صاحب ہدایہ نے قاضی یا نجح کے لیے جو شرائط مقرر کی ہیں اور جو فقہ حنفی کی عمومی رائے کی ہے، اس میں سات شرائط پائی جاتی ہیں: ۱۔ مسلمان ہونا، ۲۔ مکلف ہونا، ۳۔ آزاد ہونا، ۴۔ صاحب عقل و بینا ہونا، ۵۔ کبھی حدیقتہ نہ لگی ہو، ۶۔ ساعت درست ہوئے۔ گوئگاہ ہو۔ ان صفات میں اس کا مرد ہونا اور مجتہد ہونا شامل نہیں ہے (البحر الرائق، ج ۲، ص ۲۵۷-۲۵۸)۔ اس کے مقابلے میں فقد ماکلی میں مرد ہونا بھی شرائط میں شامل کیا گیا ہے (الشرح الصغیر، ج ۲، ص ۱۸۸-۱۸۹)۔ فقہ حنفی میں مرد ہونا ضروری سمجھا گیا ہے لیکن امام ابن جریر طبری سے منقول ہے کہ مرد ہونا شرط نہیں۔ فقہ شافعی بھی مرد ہونے کو

ضروری قرار دیتا ہے (المنہاج، ج ۲، ص ۳۷۵-۳۷۷)۔ البتہ فقہ ختنی میں حدود اور قصاص کے مقدمات کی ساعت ایک خاتون نج نہیں کر سکتی۔ (ہدایہ، ج ۳، ص ۱۲۵)

جونہ اہب عورت کو قاضی تصور کرنے کے حق میں نہیں ہیں ان کی بنیاد ایرانیوں کے ایک عورت کو فرمازدا بنانے اور اس پر حضور نبی کریمؐ کے اس ارشاد پر ہے کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاسکتی جو اپنے معاملات ایک عورت کے سپرد کر دے، یا اس پہلو پر ہے کہ وہ مردوں کی محفل میں وقت میں پڑے گی اور مشکلات کا شکار ہو گی۔ چونکہ ہمارے ہاں اکثریت کا مسلک ختنی ہے اس لیے قصاص و دیت کو چھوڑتے ہوئے بقیہ معاملات ایک خاتون نج کے سامنے پیش کیے جاسکتے ہیں۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

خواتین کا گاڑی چلانا

س: سعودی عرب کے فتاویٰ شائع شدہ فتاویٰ برائے خواتین (جمع و ترتیب محمد بن عبد العزیز، دارالاسلام مطبوعات) میں پڑھا کہ عورت کے لیے گاڑی چلانا ناجائز ہے۔ جس کی وجہ انہوں نے ان امکانات سے بھی بچنا قرار دیا جن سے حدود کو نقصان پہنچ سکتا ہو، یعنی خلوت اور گھر کی چار دیواری کے تصور کو مجروح کرنا۔ موجودہ حالات اور ضروریات کے پیش نظر اس کی کیا حیثیت ہو گی جب کہ پرده (شرعی) کیا جائے؟

ج: آپ نے سعودی حکومت کے زیر انتظام دارالافتاء کے حوالے سے یہ بات تحریر کی ہے کہ خواتین کے تحفظ و احترام کے پیش نظر ان کی رائے میں گاڑی چلانا ناجائز ہے۔ بلاشبہ دین کی تعلیمات اہل ایمان کو محفوظ و مامون رکھنے کے لیے ہیں اور بہت سے معاملات میں مصلحت عامہ کے پیش نظر ایک ایسا کام بھی جائز ہو جاتا ہے جو عام حالت میں جائز نہ ہو یا اسی طرح بعض جائز امور منوع قرار پاتے ہیں لیکن حلت و حرمت کی بنیاد حکمت پر نہیں، علت پر ہوتی ہے اور نصوص یعنی کی بنیاد پر ایک فعل کو حرام قرار دیا جاسکتا ہے۔

خواتین کے گاڑی چلانے کو اگر گھر سواری یا اونٹ کی سواری پر قیاس کیا جائے تو ہمیں